روزنامہ   ٹیلی فون نمبر 213029   C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 19 جون 2002ء 7 ربیع الثانی 1423 ہجری - 19 احسان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 136

نور مجسم

حضرت عرباض بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین ہوں جبکہ آدم ابھی اپنی مٹی میں لت پت تھے (یعنی تخلیق کی تیاریاں ہو رہی تھیں)

عرباض بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کی پیدائش کے وقت آپ کی والدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے (مسند احمد حدیث نمبر 6525

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں آنے کی غرض و غایت تو صرف یہ تھی کہ دنیا پر اس خدا کا جلال ظاہر کریں' جو مخلوق کی نظروں اور دلوں سے پوشیدہ ہو چکا تھا اور اس کی جگہ باطل اور بے ہودہ معبودوں' بتوں اور پتھروں نے لے لی تھی اور یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جمالی اور جلالی زندگی میں جلوہ گری فرماتا اور اپنے دست قدرت کا کرشمہ دکھاتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کامل نمونہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور محبوب الٰہی بننے کا ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرما دیا کہ (-) یعنی ان کو کہہ دو کہ تم اگر چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاؤ اور تمہارے گناہ بخش دیئے جاویں' تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ میری اطاعت کرو۔

کیا مطلب کہ میری پیروی ایک ایسی شے ہے جو رحمت الٰہی سے نا امید ہونے نہیں دیتی۔ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور تمہارا یہ دعویٰ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اسی صورت میں سچا اور صحیح ثابت ہوگا کہ تم میری پیروی کرو۔

اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی خود تراشیدہ طرز ریاضت و مشقت اور جپ تپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور قرب الٰہی کا حقدار نہیں بن سکتا۔ انوار و برکات الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہو سکتیں۔ جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کھویا نہ جاوے۔

جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہو جاوے اور آپؐ کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی موت اپنی جان پر وارد کر لے۔ اس کو وہ نور ایمان' محبت اور عشق دیا جاتا ہے جو غیر اللہ سے رہائی دلا دیتا ہے۔ اور گناہوں سے رستگاری اور نجات کا موجب ہوتا ہے۔ اسی دنیا میں وہ ایک پاک زندگی پاتا ہے۔ اور نفسانی جوش و جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے نکال دیا جاتا ہے۔ اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے۔ (-) یعنی میں وہ مردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ وہ علوم جو مدار نجات ہیں۔ یقینی اور قطعی طور پر بجز اس حیات کے حاصل نہیں ہو سکتے' جو بتوسط روح القدس انسان کو ملتی ہے اور قرآن شریف کی یہ آیت صاف طور پر اور پکار کر یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ حیات روحانی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے ملتی ہے اور وہ تمام لوگ جو بخل اور عناد کی وجہ سے نبی کریم کی متابعت سے سرکش ہیں' وہ شیطان کے سائے کے نیچے ہیں۔ اس میں اس پاک زندگی کی روح نہیں ہے جو بظاہر زندہ کہلاتا ہے لیکن مردہ ہے۔ جبکہ شیطان اس کے دل پر سوار ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 426-427)

دعا کی خصوصی درخواست

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اطلاع دیتے ہیں کہ:-

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب واشنگٹن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت کئی ایام سے خراب چلی آ رہی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی مکمل شفایابی کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ
کا شاندار رزلٹ

اس سال نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے 98 طلباء و طالبات نے فیصل آباد بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں شمولیت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اکیڈمی کا نتیجہ 100 فیصد رہا اور 98 میں سے 94 طلباء فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ انگلش میڈیم بوائز سیکشن کے 46 طلباء نے امتحان دیا۔ 42 بچوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی اور صرف 4 طلباء سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ عزیزم سید مطہر احمد ابن سید نور مبین شاہ صاحب 780 نمبر لے کر اول رہے۔ انہیں مجموعی طور پر فیصل آباد بورڈ میں تیسری اور ضلع جھنگ میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ عبدالرحمٰن ابن مبارک احمد صاحب 746 نمبر حاصل کر کے دوئم اور شعیب احمد ابن رانا محمود احمد صاحب 733 نمبر حاصل کر کے سوئم رہے۔ گرلز سیکشن میں کل 23 طالبات نے امتحان میں شرکت کی۔ سب فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔ 10 طالبات نے 80 فیصد سے زائد نمبر لئے اور صرف دو بچیوں کے نمبر 70 فیصد سے کم یعنی 66 اور 69 فیصد تھے۔ مہ ناز رفعت بنت مکرم منیر احمد بسمل چٹھہ صاحب 725 نمبر حاصل کر کے اول آئیں۔ رابعہ حمید بنت ملک محمد

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1896ء

یکم جنوری	حضرت مسیح موعود نے ایک اشتہار کے ذریعہ حکومت کو تحریک کی کہ وہ مسلمانوں کیلئے جمعہ کا دن تعطیل قرار دے۔ یہ تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد میں منظور کی گئی۔
جنوری	حضرت منشی محمد افضل صاحب اور حضرت میاں عبداللہ صاحب رفقاء حضرت مسیح موعود پہلے احمدی تھے جنہوں نے مشرقی افریقہ کے ساحل پر قدم رکھا۔ وہ یوگنڈا ریلوے میں بھرتی ہو کر ممباسہ (کینیا) کی بندرگاہ پر پہنچے تھے۔ اسی سال کچھ اور بزرگوں کے پہنچنے پر مشرقی افریقہ میں پہلی احمدیہ جماعت کی داغ بیل پڑی۔
23 فروری	امریکہ میں جان الیگزنڈر ڈوئی نے ایک نئے فرقہ کی بنیاد رکھی اور اس کا نام کرسچن کیتھولک چرچ رکھا۔
22 مارچ	درثمین کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔
مارچ	حضور نے والی کابل امیر عبدالرحمان کے نام خط لکھا جو حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب (شہید) لے کر گئے۔ (شوال 1313ھ)
ـــــ	حضور نے حکم الٰہی سے ہندوستان کے تمام قابل ذکر مخالفوں اور سجادہ نشینوں کا نام لے کر دعوت مباہلہ دی۔ اور مباہلہ کے الفاظ بھی لکھ دیئے اور بذریعہ رجسٹری خطوط ارسال فرمائے۔
ـــــ	حضرت پیر صاحب العلم اور خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف نے حضور کی تصدیق کی۔
27 جولائی	حق چھپانے کی وجہ سے عبداللہ آتھم کی ہلاکت۔
5 ستمبر	حضور کے مخالف رشتہ داروں نے اس کنویں کا پانی بند کر دیا جس سے احمدی پانی لیتے تھے اس پر حضور نے اپنے گھر میں کنواں کھدوانے کا فیصلہ کر کے اپنے مخلص مریدوں سے =/250 روپے کی تحریک فرمائی یہ احمدی آبادی کے حلقہ میں بیت اقصیٰ کے بعد سب سے پہلا کنواں تھا حضرت پیر سراج الحق صاحب نے اس کی تاریخ یوں لکھی 'عجب چشمہ فیض'۔
26 تا 29 دسمبر	لاہور میں جلسہ مذاہب عالم منعقد ہوا جس میں مختلف مذاہب اور مکاتب فکر کے 17 نمائندوں نے شرکت کی۔ حضور نے 21 دسمبر کو ایک اشتہار کے ذریعہ اپنے مضمون کے بالا رہنے کی پیشگوئی کی۔ 27 دسمبر کو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ کا مضمون سنایا مگر مکمل نہ ہو سکا اور سامعین کے ذوق شوق کی وجہ سے 29 دسمبر کا دن بڑھایا گیا۔ اور سب نے مضمون کے بالا رہنے کا اقرار کیا۔ یہ مضمون 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کے نام سے شائع ہوا۔
ـــــ	جلسہ مذاہب عالم کی وجہ سے قادیان میں جلسہ سالانہ منعقد نہیں ہوا۔
متفرق	آخر سال میں بمبئی سے طاعون کا آغاز ہوا جو بعد میں بہت بھیانک شکل اختیار کر گئی۔
ـــــ	حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری کی وفات۔
ـــــ	حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی، حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب کی قادیان کی طرف مستقل ہجرت۔

محمود ہوسٹل کی تقریب سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مورخہ 16 جون 2002ء بروز اتوار احاطہ جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) کے ہوسٹل کا سنگ بنیاد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ و صدر مجلس تحریک جدید نے ساڑھے نو بجے صبح رکھا۔ آپ کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ، حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا، مکرم شیخ مظفر احمد صاحب صدر وقف جدید و امیر ضلع فیصل آباد اور دیگر 15 احباب نے اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔ جس کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کروائی۔

اینٹ رکھنے سے قبل مختصر تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے اپنی رپورٹ میں توسیع جامعہ احمدیہ کے منصوبہ سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ اس سے قبل جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) کے اکیڈیمک بلاک مع لائبریری اور ''طاہر ہوسٹل'' کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ اور ''نور ہوسٹل'' کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔ سٹاف کے لئے چار کوارٹرز اور دوسری عمارات بھی زیر تعمیر ہیں۔ اور الحمدللہ ایک ٹیوب ویل بھی نصب ہو گیا ہے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) کے لئے دو ہوسٹل، اکیڈیمک بلاک اور لائبریری کی تعمیر ہو گی۔ جس ہوسٹل کی اس وقت بنیاد رکھی جا رہی ہے اس کا نام حضور انور نے ''محمود ہوسٹل'' عطا فرمایا ہے۔ اس میں 276 طلباء کے لئے گنجائش ہو گی۔ مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب (رضاکارانہ واقف بعد از ریٹائرمنٹ) پراجیکٹ مینیجر کے طور پر کماحقہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور 8 آرکیٹکٹ و انجینئرز کی کمیٹی کی معاونت حاصل ہے۔ آخر پر وکیل التعلیم صاحب نے تقریب کے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ عمارات کی بخیر و خوبی بروقت تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو حضرت مسیح موعود اور آپ کے جانشین ائمہ جماعت احمدیہ کی توقعات پر ہمیشہ پورا اترتے رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ سنگ بنیاد کے بعد مہمانوں کیلئے ریفرشمنٹ کا انتظام کیا گیا۔ اس مبارک تقریب میں 150 مہمان شامل ہوئے۔

عربی زبان میں حرف اور آواز کے معنے

مکرم سید محمود احمد ناصر صاحب

الفضل 23 مئی 2002ء میں ایک نوٹ بعنوان ''سائنسی تحقیق کا ایک عظیم الشان نیا رخ'' شائع ہوا تھا۔ اس نوٹ میں یہ بھی ذکر تھا کہ دوسری زبانوں میں لفظ اور جملہ کے معنے ہوتے ہیں عربی میں اس کے علاوہ حرف اور آواز کے بھی وسیع گہرے سمندر کی طرح معانی ہوتے ہیں۔ یہ تحقیق ابھی مستقبل کے پردہ میں محفوظ ہے اس کی کچھ جھلک اس طرح ملتی ہے۔

1۔ حرف ف سے شروع ہونے افعال میں بالعموم دو چیزوں کے درمیان فاصلہ کا مفہوم ہے مثلاً فصل روانہ ہوا الگ ہوا۔ فضل ایک چیز کو دوسرے پر فضیلت دی۔ فرق دو چیزوں کو الگ کیا فاق ایک مقام یا سطح سے بلند ہوا۔ فرّ ایک جگہ سے دوڑا یا بھاگا۔ فک ایک چیز کو دوسری سے الگ کیا فتح: کھولا۔ فتر وقفہ کیا۔ فتق: الگ الگ کیا فجر پھاڑا فرج رخنہ ڈالا۔

2۔ حرف غ سے شروع ہونے والے افعال میں ایک چیز دوسرے کو ڈھانکتی ہے اس پر غالب آتی ہے مثلاً 'غشی' ڈھانکا۔ غطی پردہ کیا۔ غلب کسی پر غلبہ پایا۔ غلف غلاف کیا۔ غبر: غبار نے ڈھانپ لیا۔ غرب ڈوب گیا۔ چھپ گیا غرق غرق ہو گیا۔ غسق: اندھیرا چھا گیا۔

3۔ حرف ج سے شروع ہونے والے افعال میں ایک چیز کے اپنی جگہ چھوڑنے کا تصور پایا جاتا ہے مثلاً جاء آیا۔ جف: خشک ہوا (پانی اتر گیا) جر: کھینچا گھسیٹا۔ یجبی الیہ: اس کی طرف لایا جاتا ہے۔ جزّ: کاٹ کر الگ کیا۔ جرم: کاٹ کر الگ ہوا۔ جلب کھینچ لانا۔

4۔ حرف ق طاقت کی طرف اشارہ کرتا ہے مثلاً قوی طاقتور ہوا۔ قدرت۔ قبض۔ قبضہ کیا۔ قتل۔ قتل کیا۔ قد پھاڑا۔ قذف اٹھا کر مارا۔ قرض کاٹا۔ قرع کھٹکھٹایا قسم تقسیم کیا۔ قطع کاٹا۔ قضی فیصلہ کیا۔ قصم ہلاک کیا۔ قعد بیٹھا (کھڑے ہونے کی حالت سے بیٹھنا جلس ہے اور لیٹنے سے بیٹھنا جس میں کچھ طاقت کی ضرورت ہوتی ہے قعد ہے قفی پیچھا کیا۔

یہ چند مثالیں مزید تحقیق کی دعوت دے رہی ہیں۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

بے زبان جانوروں کے متعلق خدا سے ڈرو اور نرمی اختیار کرو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کے لئے بھی رحمت تھے

خدا نے تمہیں ان کا مالک بنایا ہے ان سے طاقت سے بڑھ کر کام نہ لو

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

جانور بھی خدا کی مخلوق ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے آپؐ نے جانوروں سے بھی رحم اور شفقت کے بہترین نمونے دکھائے اور دوسروں کو اس کی تلقین فرمائی۔

بلبلاتے اونٹ کی شکایت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک اونٹ حضورؐ کو دیکھ کر بلبلایا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپؐ نے شفقت سے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا۔

پھر آپؐ نے پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری نے بتایا کہ میرا اونٹ ہے۔ فرمایا اس اونٹ نے میرے پاس شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور طاقت سے بڑھ کر کام لیتے ہو۔ خدا نے تمہیں اس کا مالک بنایا ہے۔ اس کے بارہ میں خدا سے ڈرو۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد :باب ما یؤمر بہ من القیام علی الدواب والبہائم حدیث نمبر 2186)

خدا سے ڈرو

حضرت سہل بیان کرتے ہیں کہ:-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے کمر کے ساتھ لگ چکا تھا۔ اسے دیکھ کر آپؐ نے فرمایا ان بے زبان جانوروں کے متعلق خدا سے ڈرو۔ ان پر سواری بھی اس وقت کرو جب یہ صحت مند ہوں اور ان کا گوشت بھی تب کھاؤ جب یہ صحت مند ہوں۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد :باب ما یؤمر بہ من القیام علی الدواب والبہائم حدیث نمبر 2185)

نرمی اختیار کرو

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوئی جو اڑیل تھا اور مجھے تنگ کر رہا تھا تو میں نے اسے ادھر ادھر دوڑانا شروع کر دیا۔ حضورؐ نے دیکھا تو فرمایا نرمی اختیار کرو۔ کیونکہ جس چیز سے نرمی اٹھ جاتی ہے وہ چیز بدنما ہو جاتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ۔ باب فی فضل الرفق حدیث نمبر 4698)

پرندے کے بچے واپس رکھ دو

ایک صحابی حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ:-

ہم ایک سفر میں حضورؐ کے ساتھ تھے کہ ایک چھوٹی چڑیا دیکھی جس کے ہمراہ دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے بچے اٹھائے تو چڑیا ہمارے قریب آ کر پھڑپھڑانے لگی۔ حضورؐ نے دیکھا تو فرمایا اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف پہنچائی ہے۔ اس کے بچے واپس رکھ دو۔

پھر حضورؐ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ حضورؐ نے پوچھا اسے کس نے جلایا ہے ہم نے بتایا کہ ہم نے جلایا ہے۔ آپ نے فرمایا رب النار یعنی اللہ کے سوا کسی کو آگ کا عذاب دینے کا اختیار نہیں ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب قتل الذر حدیث نمبر 4584)

انڈہ رکھ دو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ سفر میں تھے۔ راستے میں ایک جگہ ایک پرندے نے انڈہ دیا ہوا تھا۔ ایک شخص نے وہ انڈا اٹھا لیا۔ پرندہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اضطراب اور تکلیف کے ساتھ اڑنا شروع کر دیا۔

حضورؐ نے فرمایا تم میں سے کس نے اس کا انڈہ چھین کر تکلیف پہنچائی ہے۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے اس کا انڈہ اٹھا لیا ہے۔ فرمایا اس پر رحم کرو اور انڈہ وہیں رکھ دو۔

(الادب المفرد از امام بخاری باب اخذ البیض من الحمرة حدیث تمبر 387)

جہنم میں ڈالی گئی

حضورؐ نے صحابہؓ کو بتایا کہ ایک عورت نے بلی کو قید کر دیا اور اسے کھانے پینے کو کچھ نہ دیا۔ یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی۔ اس وجہ سے اس عورت کو جہنم میں ڈال دیا گیا۔

(الادب المفرد امام بخاری باب رحمہ البہائم حدیث نمبر 384)

محبت الٰہی کی تمثیل

ایک موقع پر ایک صحابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ہاتھ میں کوئی چیز پکڑی ہوئی تھی اور اوپر چادر سے اس کو ڈھانک رکھا تھا۔

انہوں نے آ کر کہا یا رسول اللہؐ میں آپؐ کے پاس آ رہا تھا۔ میں درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس سے گزرا۔ وہاں میں نے پرندے کے بچوں کی آوازیں سنیں۔ میں نے انہیں اٹھا لیا اور چادر میں لپیٹ لیا۔

ان بچوں کی ماں آئی اور میرے سر پر منڈلانے لگی۔ میں نے چادر ہٹا دی تو وہ بچوں کے ساتھ بیٹھ گئی تو میں نے اسے بھی چادر میں لپیٹ لیا۔ اب یہ سب میرے پاس ہیں۔

آپؐ نے فرمایا انہیں نیچے رکھ دو۔ بچوں کو پرے کر کے رکھ دیا گیا تو ماں نے بچوں کے بغیر اڑنے سے انکار کر دیا۔ اس پر حضورؐ نے صحابہؓ کو ایک عظیم سبق دیا۔ فرمایا کہ تم اس ماں کی بچوں سے محبت پر تعجب کرتے ہو۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس سے بھی زیادہ محبت کرنے والا ہے۔

پھر آپؐ نے اس شخص سے فرمایا ان سب کو جہاں سے اٹھا کر لائے ہو وہیں رکھ کر آؤ۔ چنانچہ وہ صحابی اس حکم کی تعمیل میں چلے گئے۔

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب الامراض المکفرہ للذنوب حدیث نمبر 2685)

خدمت کا اجر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ واقعہ سنایا کہ:-

ایک شخص کو راستے میں سخت پیاس لگی تو وہ ایک کنویں میں اترا اور پانی پی کر اوپر آ گیا۔ تو دیکھا کہ ایک کتا شدت پیاس سے کنویں کے باہر کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے سوچا کہ جس طرح مجھے پیاس لگی تھی اسی طرح اسے بھی پیاس نے ستایا ہے۔ چنانچہ وہ موزہ پکڑ کر کنویں میں اترا اور اسے بھر کر منہ سے پکڑ لیا اور اوپر آ کر کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔

صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ کیا جانوروں کی خدمت کا بھی اجر ملے گا۔ حضورؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ ہر جاندار کی خدمت کا اجر عطا فرماتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب :باب رحمة الناس والبہائم حدیث نمبر 5550)

چہرے پر مارنے یا داغ لگانے سے منع فرمایا

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ:-

حضورؐ نے جانور کے چہرے پر مارنے یا داغ لگانے سے منع فرمایا۔ ایک دفعہ آپؐ کو رستے میں ایک گدھا نظر آیا جس کا چہرہ داغا گیا تو آپؐ نے فرمایا جس نے کسی جانور کے چہرے کو داغا یا اس کے منہ پر مارا اس کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔

(مسلم کتاب اللباس باب النہی عن ضرب الحیوان حدیث نمبر 3953)

گالیاں نہ دو

ایک سفر کے دوران ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

(مسلم کتاب البر والصلہ باب النہی عن لعن الدواب حدیث نمبر 4699)

ذبح کے آداب

انسان کو اجازت دی گئی ہے کہ جانوروں کا گوشت کھائے مگر اس حال میں بھی ان پر رحم کا حکم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

جب جانور کا شکار کرو تب بھی اس پر احسان کرو اور جب اسے ذبح کرو تب بھی اس پر احسان کرو اور اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی چھری کو تیز کر لو اور جانور کو آرام پہنچاؤ۔ یعنی چھری تیز ہو گی تو جانور کی جان جلدی نکل جائے گی اور زیادہ دیر تکلیف نہیں ہو گی۔

(مسلم کتاب الصید :باب الامر باحسان الذبح والقتل حدیث نمبر 3615)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

جو رحم کرتا ہے خواہ وہ کسی ذبیحہ پر ہی ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر رحم کرے گا۔

(الادب المفرد باب رحمة البہائم حدیث نمبر 386)

جانور کو باندھ کر نہ مارا جائے

حضرت ابن عمرؓ یحییٰ بن سعید کے پاس گئے تو دیکھا کہ ان کے ایک بیٹے نے مرغی کو باندھ رکھا ہے اور اس پر تیر اندازی کر رہا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فوراً جا کر اس مرغی کو کھول دیا پھر اس بچے کو لے کر یحییٰ بن سعید کے پاس گئے اور انہیں کہا اپنے بیٹے کو اس بات سے منع کرو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے منع کرتے ہوئے سنا ہے کہ جانوروں وغیرہ کو اس طرح باندھ کر قتل کیا جائے۔

(صحیح بخاری کتاب الذبائح باب مایکرہ من المثلۃ حدیث نمبر 5090)

جانوروں پر ظلم کی غلط رسوم سے منع فرمایا

عربوں اور دوسری قوموں میں جانوروں پر ظلم کرنے اور انہیں تکلیف پہنچانے کی بہت سی گندی رسمیں اور طریقے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے سب طریقوں سے منع فرمایا۔ مثلاً:۔

زندہ جانور کے جسم سے گوشت کاٹ کر کھاتے اور اس کا خون پیتے۔

جانور کو باندھ کر نشانہ بازی کی مشق کرتے۔

ان کے منہ پر داغ لگاتے اور مارتے۔

جانوروں کی دم کاٹ لیتے۔

ان کو آپس میں لڑاتے۔

ان تمام باتوں سے منع کر کے آنحضرت ﷺ نے جانوروں پر رحم اور شفقت کا حکم دیا اور ان پر عظیم احسان فرمایا۔

جانور کے لئے دعا

حضرت جابر بن عبداللہؓ ایک غزوہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے اونٹ پر سوار لشکر کے آگے آگے جا رہا تھا کہ اچانک اونٹ تھک کر ایسے اڑ گیا کہ چلنے کا نام نہ لیتا تھا اتنی دیر میں پیچھے سے رسول کریم ﷺ پہنچ گئے آپؐ کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ اونٹ اڑ گیا ہے۔ رسول کریمؐ کے دل میں اپنے اس نوجوان عزیز مجاہد کے لئے دعا کی ایسی تحریک پیدا ہوئی کہ خود اونٹ کو پیچھے سے ہانکنے لگے اور اس کے لئے دعا بھی کی۔ چند لمحوں میں حضرت جابرؓ نے قبولیت دعا کا ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ وہ اونٹ جو تھوڑی دیر پہلے ایک قدم اٹھانے کے لئے بھی تیار نہ تھا اب ایسے دوڑنے لگا کہ تمام قافلہ سے آگے ہو گیا رسول کریمؐ نے یہ حال دیکھا تو غالباً دعا کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے لئے جابرؓ سے فرمایا اب سناؤ کیسا ہے تمہارا اونٹ؟ جابرؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ اب تو آپؐ کی دعا کی برکت سے ایسی پہنچی ہے کہ خوب تیز چلنے لگا ہے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب استیذان الرجل الامام حدیث نمبر 2745)

نذر محمد نذیر گوئیکی صاحب

محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت لاہور

11 مئی 2002ء کے الفضل میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کی یادوں کو تازہ کرنے کے لئے آپ کی بیٹی بکرمہ نعیمہ جمیل نے الفضل کے قارئین پر بہت بڑا احسان کیا۔ اور اس فرشتہ سیرت بزرگ کی سیرت پر مفصل روشنی ڈالی۔

خاکسار کو یہ مضمون پڑھ کر اپنے اس محسن کے احسانات یاد آ گئے اور یادوں کے دریچے وا ہو گئے 1948ء سے 1958ء تک گڑھی شاہو لاہور میں مقیم رہا۔ موجودہ دارالذکر کی زمین پر شفتل کی فصل اور دوسرا چارہ زراعت ہوتا تھا۔ ہمارے خواب وخیال میں بھی نہیں تھا۔ کہ یہ جگہ کبھی اتنی بابرکت بن جائے گی۔ جماعت احمدیہ لاہور کی امارت کا دفتر 13 ٹمپل روڈ میں مین گیٹ کے سامنے ایک کمرہ میں ہوتا تھا۔ شیخ صاحب مرحوم کی رہائش اس خوش نصیب کوٹھی میں تھی۔ خوش نصیب اس لئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق رویا اسی کوٹھی میں ہوا تھا۔ جب حضور تقریباً تین چار ماہ حضرت سیدہ ام طاہر کے علاج کے لئے اس عرصہ میں یہاں مقیم رہے۔ حضرت شیخ صاحب موصوف لمبا عرصہ امیر جماعت احمدیہ لاہور رہے اور لوگوں کے دلوں میں بستے تھے۔ اس لئے کہ آپ کی شخصیت نافع الناس تھی۔ طبیعت ہنس مکھ تھی یہ اللہ کی عطا تھی کہ ہر وقت چہرہ پر بشاشت ٹپکتی تھی اور ہنس ہنس کر بات کرنے کے عادی تھے۔ خاکسار نے بہت نزدیک سے دیکھا۔ بہت پر وقار اور بارعب شخصیت تھی۔ دوسرے لباس کے علاوہ میں نے ہائی کورٹ میں جج ہونے کی حیثیت سے جسٹس کے سرکاری عدالتی لباس میں بھی دیکھا۔ عام طور پر سر پر سرخ رومی ٹوپی ہر وقت رہتی تھی۔ کبھی ننگے سر نہیں دیکھا۔ گرمیوں میں ململ کا کرتہ اور سفید شلوار خاص لباس تھا۔ مکرم شیخ صاحب جماعت میں تو ایک اعلیٰ ہستی والے بزرگ کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ ساتھ ساتھ لاہور کے سماجی حلقوں میں بہت احترام کی نگاہ سے بھی دیکھے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ لاہور کی غیر احمدی شیخ برادری میں بھی بہت بلند مقام حاصل تھا۔ خاکسار شیخ صاحب کے ایک احسان کا واقعہ بیان کرتا ہے خاکسار ریلوے پاور ہاؤس ورکشاپ میں ملازم تھا۔ تو مجھے ایک غیر متعلقہ دوسرے محکمہ کے افسر نے احمدیت کی وجہ سے تنگ کرنا شروع کر دیا۔ میں اکیلا احمدی تھا' اور تقریباً سارے سٹاف میں اکیلا تعلیم یافتہ تھا۔ ترقی کے مواقع صرف تعلیم یافتہ لوگوں کو میسر آ سکتے تھے۔ خاکسار نے ایک دن شیخ صاحب سے کوٹھی میں بیٹھ کر اپنا واقع بیان کیا اور عرض کیا کہ میں تکلیف میں ہوں۔ شیخ صاحب کو یہ بھی بتایا کہ خاکسار کی اس تکلیف سے میرا اپنا افسر جو بہت شریف انسان ہے نجات دلانے میں مدد کر سکتا ہے۔ اور میری ترقی کی راہ میں رکاوٹ دور ہو سکتی ہے فرمایا۔ تم بتاؤ میں تمہاری مدد کرتا ہوں۔ عرض کیا کہ سید نسیم حسن شاہ (سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ) کا چھوٹا بھائی میرا افسر اعلیٰ ہے۔ لیکن مجھے بالکل نہیں جانتا۔ اگر آپ اس سے رابطہ کریں تو کام بن سکتا ہے۔ فوراً شیخ صاحب نے ٹیلیفون اٹھایا اور بیگم سلمیٰ تصدق حسین سے یوں بات کی۔ سلمیٰ یہ بتاؤ کہ تصدق کدھر ہے۔ انہوں نے ملا دیا ان کو فرمایا کہ میرا آدمی آپ کے پاس آ رہا ہے۔ اس کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر سید نسیم حسن کے گھر لے جاؤ اور ان کی ملاقات کروا کے میرا آدمی واپس کر دو۔ چنانچہ فوراً اسی وقت یہ کام سرانجام پا گیا۔ اور ہم ملاقات کر کے واپس آ گئے مکرم شیخ صاحب پنجابی میں گفتگو کرتے تھے۔ اردو میں ہم نے شاید ہی گفتگو کرتے دیکھا ہو۔ اور اپنے دوستوں اور پیاروں اور چھوٹوں سے بے تکلفی سے تو اور تم کہہ کر مخاطب ہوتے تھے' بیگم سلمیٰ تصدق لاہور کی مشہور مسلم لیگی لیڈر اور سوشل ورکر خاتون تھی۔ اور ان کے خاوند شیخ تصدق حسین کو لوگ ان کی بیگم کے حوالے سے ہی زیادہ جانتے تھے۔ خاکسار نے ٹیلیفون پر جب مکرم شیخ صاحب کی گفتگو بیگم سلمیٰ تصدق صاحبہ سے سنی تو یہ محسوس ہوا جیسے ایک بزرگ اپنی کسی عزیزہ سے بات کر رہا ہے۔ بہرحال مکرم شیخ صاحب کی مدد سے تکلیف رفع ہو گئی اور مجھے اس افسر نے تنگ کرنا چھوڑ دیا۔ اور مجھے ایک عزت والی پوسٹ پر لگا دیا گیا۔

مکرم شیخ صاحب بفضل تعالیٰ موصی تھے۔ جب ہائی کورٹ سے چھٹی کر کے آتے تو گیٹ میں داخل ہو کر اپنے امارت کے عملہ کو اپنے چندہ کی رسید کٹواتے پھر اپنی کوٹھی میں داخل ہوتے۔ جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ امارت کا دفتر ایک کمرے میں تھا اور اس میں اس وقت دفتر کے انچارج مکرم شیخ عبدالحمید صاحب مرحوم تھے جو مکرم محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد صدر صدر انجمن احمدیہ کے چچا تھے۔ ان کے ساتھ معاون کے طور پر مولوی نذیر احمد ایک چھوٹی عمر کے نوجوان تھے جو نصف صدی گزر جانے کے باوجود دارالذکر لاہور میں امیر جماعت احمدیہ کے دفتر میں انچارج ہیں۔

مکرم شیخ صاحب کا گھر لاہور میں دوسرا قادیان ہوتا تھا 1953ء کے فسادات میں ایک لمبا عرصہ تک یہ مبائع اور غیر مبائع احمدی عہدہ داروں کا مرکز بنا رہا۔ خواجہ کمال الدین صاحب کے بیٹے خواجہ نذیر احمد مالک سول اینڈ ملٹری گزٹ اخبار۔ سارا سارا دن اس کوٹھی کے لان میں مشورہ کرنے اور ہدایات لینے کے لئے موجود رہتے تھے۔ حضرت شیخ صاحب کو انہی دنوں اسیر راہ مولا ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا تھا۔ گرفتاری کا خوف غیر مبائع حضرات کو کھینچ کر مکرم شیخ صاحب کے پاس لے آیا تھا۔

خاکسار نے حضرت شیخ صاحب کی امارت کا زمانہ بھی دیکھا اور پھر جب مکرم چوہدری اسد اللہ خاں امیر مقرر ہوئے تو یہ زمانہ بھی دیکھا۔ جمعہ کے روز دارالذکر لاہور میں پچھلی صفوں میں تشریف رکھتے بعد نماز لوگوں کا گھیرا بن جاتا اور ہر ایک ملنے والے سے خیریت دریافت فرماتے لیکن پچھلی صفوں میں نماز ادا کرنے میں شائد یہ حکمت بھی پوشیدہ ہو کہ اندر مکرم امیر صاحب موجود ہوتے تھے۔ اور مکرم شیخ صاحب کو یہ بات پسند نہ تھی کہ مکرم امیر صاحب کے سامنے کھڑا ہو کر لوگوں سے ملاقات کریں اطاعت امیر کو ہر وقت ملحوظ خاطر رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت شیخ صاحب کو سایہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

ممالک ہند میں اشاعت دین کے لئے واعظین کا تقرر

حضرت مسیح موعود نے 26 مئی 1892ء کو ایک ضروری اشتہار دیا کہ اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین...... کے لئے ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں۔''

اس ضمن میں حضور نے سلسلہ کے فاضل جلیل حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہوی کو پہلا واعظ تجویز فرمایا اور تحریک فرمائی کہ ''ہر ایک ذی مقدرت صاحب ہماری جماعت میں سے دائمی طور پر..... ان کے گزارہ کے لئے حسب استطاعت اپنے کوئی چندہ مقرر کریں اور پھر جو کچھ مقرر ہو بلا توقف ان کی خدمت میں بھیج دیا کریں۔''

(نشان آسمانی۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 323)

بقیہ صفحہ 5

زہروں کی آزمائش کا طریقہ

آزمائش کا طریقہ یہ نہیں کہ ایکونائیٹ یا کسی اور زہر کو خالص حالت میں استعمال کر لیا جائے بلکہ جو بنیادی اصول ہانیمن نے پیش کیا اور ایکونائیٹ کے حوالے سے اسے ثابت کیا وہ یہ تھا کہ اگر کسی زہر کو ہلکا کر کے کالعدم کر دیں کہ وہ بالکل خفیف اور زہریلے اثر کے لحاظ سے غیر موثر ہو چکا ہو۔ یہ اگر کسی صحت مند انسان کو بار بار دیا جائے تو جسم اس کی مسلسل چوٹ سے مغلوب ہو جاتا ہے اور اس کے خلاف ردعمل دکھانے کی بجائے ایسی علامتیں ظاہر کرتا ہے جو اصل زہر میں تھیں لیکن یہ علامتیں اتنی خطرناک نہیں ہوتیں کہ مستقل نقصان پہنچائیں یا زندگی کے لئے خطرہ بن جائیں بلکہ خفیف اور عارضی ہوتی ہیں اور ان کے ذریعہ اصل زہر کا مزاج نہایت باریکی اور تفصیل سے سمجھا جا سکتا ہے۔ زہروں یا دواؤں کی گہری پہچان کے لئے یہ طریق جسے پروونگ (Proving) کہا جاتا ہے نہایت موثر ہے۔

(علاج بالمثل صفحہ 9،10)

مرتبہ: پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب

ہومیو پیتھی - چند قابل توجہ امور

"ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" کی روشنی میں

حضور کی ہومیو پیتھی میں دلچسپی

ہومیو پیتھی میں میری دلچسپی کے اسباب کی داستان دلچسپ ہے- ہندوستان کی تقسیم کے بعد پاکستان بننے کے ابتدائی سالوں کی بات ہے کہ مجھے بار بار سردرد کے دورے پڑا کرتے تھے جسے انگریزی میں میگرین (Migraine) اور اردو میں درد شقیقہ کہتے ہیں- یہ بہت شدید درد ہوتا ہے جس کے ساتھ متلی، قے اور اعصابی بے چینی بہت ہوتی ہے- میں کئی کئی دن اس بیماری میں مبتلا رہتا تھا- علاج کے طور پر اسپرین استعمال کرتا جس کی وجہ سے معدہ کی جھلی اور گردوں پر برا اثر پڑتا اور دل کی دھڑکن بھی تیز ہو جاتی- میرے والد مرحوم ایک ایلو پیتھک دوا سینڈول (Sandol) اپنے پاس رکھا کرتے تھے جس کی انہیں خود بھی ضرورت پڑتی تھی- برصغیر کی تقسیم کے بعد یہ دوا پاکستان میں نہیں ملتی تھی بلکہ کلکتہ سے منگوانی پڑتی تھی- اس سے مجھے جلد آرام آجاتا-

ایک دفعہ جب مجھے سر درد کی شدید تکلیف ہوئی تو ابا جان مرحوم کے پاس سینڈول موجود نہ تھی اس لئے آپ نے اس کی بجائے کوئی ہومیو پیتھک دوائی بھجوا دی- مجھے اس وقت ہومیو پیتھی پر کوئی یقین نہیں تھا لیکن تبرکاً میں نے یہ دوا کھالی- مجھے اچانک احساس ہوا کہ درد بالکل ختم ہو گیا ہے اور میں بے وجہ آنکھیں بند کئے لیٹا ہوں- اس سے پہلے کبھی کسی دوا کا مجھ پر ایسا غیر معمولی اور اتنا تیز اثر نہیں ہوا تھا-

اس کے بعد ایک اور واقعہ ہومیو پیتھی میں میری دلچسپی کا موجب یہ بنا کہ جب میری شادی ہوئی تو میری اہلیہ آصفہ بیگم کو ایک پرانی تکلیف تھی جس کا انہوں نے مجھ سے ذکر کیا- حضرت ابا جان کے پاس ہومیو پیتھی کی کتابیں بہت تھیں، میں نے سوچا کہ ان میں سے کوئی دوائی ڈھونڈتا ہوں- اللہ تعالیٰ کا ایسا تصرف ہوا کہ پہلی کتاب کو جس جگہ سے میں نے کھولا وہاں ایک دوائی نیٹرم میور (Natrum Mur) کی جو علامات درج تھیں وہ بالکل وہی تھیں جو آصفہ بیگم نے بتائی تھیں- وہ دوا میں نے اونچی طاقت میں انہیں دی- ان کو اس کی ایک خوراک سے ہی ایسا آرام آیا کہ پھر کبھی زندگی بھر وہ تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی- اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ ہومیو پیتھی خواہ میری سمجھ میں آئے یا نہ آئے، اس کا فائدہ ضرور ہوتا ہے- اور اس میں ضرور کچھ حقیقت ہے-

اس کے بعد میں نے حضرت ابا جان کی ہومیو پیتھی کی کتابیں لے کر پڑھنا شروع کیں- بعض اوقات ساری ساری رات انہیں پڑھتا رہتا- لمبا عرصہ مطالعہ کے بعد میں نے دوائیوں اور ان کے مزاج سے واقفیت حاصل کی اور ان کے استعمال اور خصوصیات کا اچھی طرح ذہن میں نقشہ جمایا اور پھر مریضوں کا علاج شروع کر دیا-

("ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل"، صفحہ 1`2)

ہومیو پیتھی کے استعمال میں احتیاط

ہومیو پیتھک دواؤں کے بارے میں یہ خیال کہ یہ بالکل بے ضرر ہیں یعنی ان کے غلط استعمال سے بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا، درست نہیں ہے- اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کسی اناڑی اور بے وقوف کے ہاتھ میں بہت تیز رفتار کار آجائے تو باوجود اس کے کہ وہ کار حفاظتی نقطہ نگاہ سے بہت ماہرانہ طریق پر بنائی گئی ہو ایک اناڑی کے ہاتھ میں نہایت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے-

ایک امر سے میں یہاں تمام معالجین کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ بائیوکیمک ادویات کا مسلسل استعمال خون کا وقتاً فوقتاً تجزیہ کرائے بغیر انتہائی خطرناک نتائج کا حامل بھی ہو سکتا ہے اور ان کا اندھا دھند استعمال نمکیات کا توازن درست کرنے کی بجائے انہیں حد سے زیادہ بگاڑ بھی سکتا ہے- ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بائیوکیمک کے ٹانک استعمال کرنے سے بعض بچوں کو بلڈ کینسر ہو گیا اور وہ سنبھالے نہیں سنبھلے- یہ خطرات بڑے گہرے ہیں-

(علاج بالمثل صفحہ 20`21)

بائیوکیمک نظریہ

خون کا وہ سیال مادہ جس میں سرخ اور سفید ذرے معلق رہتے ہیں اسے الیکٹرولائیٹ کہتے ہیں، اس میں 12 نمکیات ہوتے ہیں- ایک نظریہ یہ ہے کہ ان نمکیات کے توازن کے بگڑنے کا نام بیماری ہے- یہ نظریہ بائیوکیمک (Bio Chemic) نظریہ کہلاتا ہے اور ان کے نزدیک ان بارہ نمکیات کے صحیح استعمال سے ہی ہر قسم کی بیماری قابو میں آسکتی ہے- اس دعوے میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہے مگر اس میں کچھ مبالغہ آمیزی سے کام لیا گیا ہے-

(علاج بالمثل صفحہ 19)

ہومیو پیتھی اور بائیوکیمی میں فرق

بائیوکیمی کا دوسرا نام 12 Tissue Remedies ہے- انسانی خون کے نظام میں بارہ کیمیائی مادے (Chemicals) ایک خاص توازن میں پائے جاتے ہیں- اگر یہ توازن بگڑ جائے تو انسان ضرور بیمار پڑ جاتا ہے- قانون قدرت کے مطابق بارہ کیمیائی مادوں کا باہم متوازن ہونا ضروری ہے- یعنی جس مقدار میں اور جس تناسب میں اللہ تعالیٰ نے انہیں خون میں معلق فرمایا ہے وہ تناسب بگڑتے ہی ضرور کسی بیماری پر منتج ہوگا-

بعض دفعہ خطرناک بیماریاں ان نمکیات کا توازن بگڑنے سے نہیں پیدا ہوتیں بلکہ بیرونی وجوہات مثلاً مہلک جراثیم وغیرہ کے حملہ سے پیدا ہوتی ہیں- وہ بیماریاں ان نمکیات کا توازن بگاڑنے کا موجب بن جاتی ہیں جو ایک دفعہ بگڑ جائے تو بیماریوں کو مزید بڑھا دیتا ہے اور بسا اوقات مریض کے لئے جان لیوا ثابت ہوتا ہے- بائیوکیمک طریق علاج میں اس پر بہت تحقیق ہوئی ہے کہ ان کیمیائی مادوں سے بنائی ہوئی بائیوکیمک دوائیں کس کس بیماری اور کس کس قسم کی مضر علامات کو درست کرنے میں مفید ثابت ہوتی ہیں- مثلاً جہاں اکثر اعصابی بیماریوں میں کالی فاس مفید بتائی جاتی ہے- وہاں اکثر تشنجی بیماریوں میں میگ فاس مفید بتائی جاتی ہے- بائیو (BIO) کا مطلب ہے زندگی اور کیمک "کیمیکل" کا مخفف ہے- وہ کیمیکل جو زندگی برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہیں، ان میں ایک دوا سلیشیا ہے جو کسی کیمیائی مرکب سے نہیں بلکہ سلیکون (Silicon) سے بنتی ہے جو زمین کا ایک عالمگیر جزو ہے اور ہر مٹی میں پایا جاتا ہے- انسانی جسم پر سلیشیا کا زیادہ تر اثر اس طرح ہوتا ہے کہ یہ ہر بیرونی حملے کے خلاف جسم کو متحرک کر دیتی ہے- اسی دوا سے اونچی طاقت کی ہومیو پیتھک دوائیں بھی بنائی جاتی ہیں- صرف سلیشیا پر ہی بس نہیں تمام بائیوکیمک ادویہ X طاقت کے علاوہ C طاقت میں بھی یعنی روزمرہ استعمال ہونے والی ہومیو طاقت میں بھی بنائی جاتی اور کامیابی سے استعمال ہوتی ہیں-

بعض معالج سمجھتے ہیں کہ بائیوکیمک دواؤں کی حدود کے اندر رہتے ہوئے وہ ہر بیماری کا علاج کر سکتے ہیں اس لئے یہ ہومیو پیتھی طریق علاج کی ایک الگ شاخ بن گئی ہیں جبکہ ہومیو پیتھک معالج سینکڑوں ہومیو پیتھک دواؤں کے علاوہ بائیوکیمک دوائیں بھی استعمال کرتے ہیں-

کسی بیماری کے پیدا ہونے کے لئے ہرگز ضروری نہیں کہ پہلے خون میں موجود بارہ نمکیات کا توازن بگڑے تو اس کے نتیجے میں کوئی بیماری لگے- ہزاروں بیماریاں ایسی ہیں جو نمکیات کے توازن سے بے نیاز الگ محرکات اور وجوہات سے پیدا ہوتی ہیں- مثال کے طور پر ٹائیفائیڈ اور پولیو بیرونی جراثیم کے حملے سے ایسے شخص کو بھی لاحق ہو جاتے ہیں جس کا نمکیات کا نظام متوازن ہوتا ہے- اگر دوسری ہومیو دواؤں سے ٹائیفائیڈ اور پولیو کا صحیح علاج کیا جائے اور اعصاب میں زندگی کی کچھ رمق باقی ہو تو زندگی ان کے خلاف دفاع شروع کر دیتی ہے اور رفتہ رفتہ بیماری کے اثرات مٹنے لگتے ہیں-

(علاج بالمثل صفحہ 20)

باقی صفحہ 4 پر

غانا میں ایک نئی احمدیہ بیت الذکر اور مشن ہاؤس کا افتتاح

رپورٹ: فہیم احمد خادم مربی سلسلہ غانا

مورخہ 23 جون 2001ء کو Wora وولٹا ریجن (Wolta Region) میں Wora (ریجنل ہیڈکوارٹر) کے مقام پر احمدیہ بیت الذکر اور مشن ہاؤس کا افتتاح عمل میں آیا- مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے اس کا افتتاح فرمایا- ریجنل منسٹر نے اپنا پیغام بھجوایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار فرمایا- تقریب میں علاقہ کے چیف صاحبان اور ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو اور دیگر معززین نے شرکت کی-

یہاں بھی خدا کی قدرت کا عجیب نشان ظاہر ہوا- اس علاقہ میں بھی عرصہ سے بارش نہ ہوئی تھی اور خشک سالی تھی- ہماری خواہش تھی کہ بارش بھی ہو لیکن اس سے ہماری تقریب بھی متاثر نہ ہو- خدا تعالیٰ نے ہماری تضرعات کو سنا- ہماری تقریب خدا کے فضل سے بغیر کسی روک ٹوک کے کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی- جب ہم سامان سمیٹ رہے تھے تو موسلا دھار بارش شروع ہوئی جو مسلسل تین دن جاری رہی- علاقہ میں ہر جگہ یہی تبصرہ تھا کہ احمدیوں کی یہاں عبادت قبول ہوئی ہے جس کے نتیجہ میں بارش ہوئی-

یہاں رومن کیتھولک چرچ والوں نے ایک عمارت کی بنیاد رکھی تھی- انہیں اس کی بنیاد کے لئے ریت اور بجری کی ضرورت تھی- اس علاقہ میں بارش کے نتیجہ میں پہاڑوں سے ریت اور بجری بہہ کر نیچے آتی ہے جو استعمال میں لائی جاتی ہے- یہاں صورت حال یہ تھی کہ نہ بارش ہو رہی تھی اور نہ ریت بجری میسر تھی- ان کے عقیدہ کے مطابق بارش کے نتیجہ میں آنے والی ریت اور بجری ہی بنیادوں میں ڈالنا ضروری تھی- جب تقریب افتتاح کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی تو چرچ والوں نے چرچ میں واضح اعلان کیا- ہم احمدیوں کے شکر گزار ہیں جن کی عبادت قبول ہوئی اور اس کے نتیجہ میں بارش ہوئی-

تقریب کے بعد جب احمدی وفد پیراماؤنٹ چیف کے گھر ان کے عمومی تعاون پر شکریہ ادا کرنے گیا تو انہوں نے واضح طور پر کہا کہ میں احمدیت کو پسند کرتا ہوں لیکن اپنے بعض رسم و رواج کی وجہ سے احمدیت میں شامل نہیں ہو سکتا- البتہ میری خواہش ہے کہ میرے بچے احمدیت میں داخل ہوں-

(الفضل انٹرنیشنل 26/اکتوبر 2001ء)

محمد احمد فہیم صاحب مربی سلسلہ

والدہ محترمہ شمیم اشرف صاحبہ کا ذکر خیر

خاکسار کی والدہ محترمہ کی پیدائش 1937ء کو زیرہ ضلع فیروز پور میں ہوئی- میرے نانا مکرم مولوی عبدالرشید صاحب زیروی مرحوم عربی فاضل قیام پاکستان کے وقت ہجرت کر کے فیصل آباد کے علاقہ میں آ کر آباد ہو گئے تھے جہاں متبادل زمینیں الاٹ ہوئیں- انہیں شروع سے ہی تدریس کے شعبہ سے لگاؤ تھا چنانچہ ایک لمبا عرصہ آپ گوجرہ و فیصل آباد کے علاقہ جات میں پڑھاتے رہے- دوران ملازمت ہی آپ نے عربی فاضل کا امتحان بھی پاس کر لیا اور پھر مستقل ربوہ کی مقدس سرزمین میں ہی آ بسے اور پھر تا وفات اسی جگہ قیام پذیر رہے-

میری امی بہن بھائیوں میں بڑی تھیں میٹرک تک تعلیم حاصل کی- آپ ایک عرصہ تک اپنے چچا مکرم عبدالغنی رشدی صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت راولپنڈی) کے پاس راولپنڈی میں ہی قیام پذیر رہیں- چنانچہ ان کی تربیت میں اپنے چچا اور چچی کی مشفقانہ توجہ نمایاں طور پر رہی جس کا ذکر احسان کے رنگ میں آخر وقت تک کرتی رہیں- آپ کو جماعت سے بے حد لگاؤ تھا اپنے بچوں کی تربیت اس انداز میں کی کہ ہمیشہ خلافت سے پیار سکھایا اور نظام جماعت سے وابستگی کی تلقین کی- میرے والد مکرم محمد اشرف خان صاحب کا تعلق چونکہ ملٹری سے تھا اس لئے ایک لمبا عرصہ پاکستان کے مختلف شہروں اور پھر بیرون ملک ان کے ساتھ گزارا لیکن ہر جگہ جماعت سے مضبوط رابطہ رکھا- سقوط ڈھاکہ کے وقت والد صاحب کی پوسٹنگ مشرقی پاکستان کے علاقے میں تھی- والدہ محترمہ 1970ء کی جنگ کے واقعات اکثر سنایا کرتی تھیں کہ وہاں کس قدر مشکل وقت گزارا- جنگی حالات میں کئی احمدی خاندان حفاظت کے نقطہ نظر سے فوجی چھاؤنی میں ہمارے گھر قیام پذیر رہے اور چھوٹے سے فوجی کوارٹر میں 60 سے 70 افراد تک بھی جن میں مرد، عورتیں اور بچے شامل تھے کئی کئی روز ٹھہرے رہے- اس کثیر تعداد کے باوجود والدہ صاحبہ نے ان افراد کے قیام و طعام میں کوئی کمی نہ آنے دی اور حتی المقدور ہر ایک کی ضرورت کا خیال رکھا اور تنگی و ترشی کے باوجود صبر و شکر کے ساتھ وقت گزارا- 1970ء میں والد صاحب وہیں قید کر لئے گئے اور ہمارے گھرانہ کے باقی افراد کو محفوظ طریقہ سے پاکستان بھیج دیا گیا اور ہم ربوہ آ کر آباد ہو گئے- کئی ماہ تک والد صاحب کی خیریت کی کوئی اطلاع نہ آئی تو وہ بڑی آزمائش کا وقت تھا اور پھر قید کی اطلاع ملی اور پھر دو اڑھائی سال کا عرصہ جو والد صاحب نے انڈین آرمی کی قید میں گزارا بڑی تنگی کا وقت تھا لیکن اس سارے عرصہ میں والدہ صاحبہ نے بڑے حوصلے کا مظاہرہ کیا اور بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوئی کمی نہ آنے دی-

میری والدہ محترمہ نماز روزہ کی بہت پابند تھیں- پنجوقتہ نمازیں خشوع و خضوع سے اور حضور قلب سے ادا کرتی تھیں اور تلاوت قرآن کریم خوش الحانی اور صحت کے ساتھ کیا کرتی تھیں- بچپن میں ہی ہمیں نماز باجماعت کا عادی بنایا اور بیت الذکر جانے کو کہا کرتی تھیں اور ہمیں تاکید ہوتی تھی کہ مغرب سے قبل کھیل سے فارغ ہو کر گھر پہنچو اور باوضو ہو کر نماز کے لئے چلے جاؤ- چنانچہ اس ضمن میں ہم میں سے کوئی بچہ اگر مغرب کے بعد گھر لوٹتا- یا نماز سے رہ جاتا تو سختی سے پیش آتی تھیں اور کھانا نہیں دیتی تھیں تاکہ آئندہ کے لئے نصیحت رہے- آپ کو خدا تعالیٰ کی ذات پر بہت توکل تھا میرے بارہ میں پیدائش کے بعد اچھی خوابیں نہ دیکھیں کہ جیسے میری زندگی کو خطرہ ہے تو مجھے خدا تعالیٰ کے راستہ میں وقف کر دیا کہ خدا تعالیٰ خود حفاظت کرے گا- بچپن کا زمانہ اگرچہ غربت اور تنگی کا وقت تھا کیونکہ مشرقی پاکستان سے آتے ہوئے گھر کا تقریباً سارا سامان وہیں ضائع ہو گیا تھا سرکاری تنخواہ بھی معمولی تھی لیکن والدہ صاحبہ ان تنگیوں کا شکوہ کبھی زبان پر نہ لاتی تھیں- بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات پر توکل تھا اور باوجود تھوڑا خرچ ملنے پر بطریق احسن سارے گھر کا انتظام چلا لیتی تھیں اور اسی قلیل آمد سے بڑے اچھے رنگ میں ہم بہن بھائیوں کی پرورش کی- آپ اپنے بچوں کی صفائی اور کپڑوں کی صفائی کا بہت خیال رکھتی تھیں لباس اگرچہ سادہ ہوتے تھے لیکن ہمیشہ صاف ہوتے اور یہی کوشش کرتی تھیں کہ بچے گندے کپڑے نہ پہنیں اور اس بات کا ہم سب بہن بھائیوں کے ذہنوں پر ابھی تک اثر ہے-

والدہ صاحبہ میں خدمت کا جذبہ بہت نمایاں تھا چنانچہ ربوہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں جبکہ بیرون از ربوہ مہمانوں کی ایک کثیر تعداد ہمارے ہاں ٹھہرتی اور کمروں کے علاوہ صحن میں خیمے بھی لگائے جاتے تو ان سب مہمانوں کی ضرورتوں کا بہت خیال رکھتی تھیں کہ یہ تو مرکز کے مہمان ہیں اور ہمارے لئے قابل تکریم ہیں- چنانچہ ضیافت کا یہ سلسلہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں جاری و ساری رہتا- بارہا ایسا ہوتا کہ سب کو کھانا کھلا دیتیں تو خود بچا کھچا ہی کھا کر صبر و شکر کرتیں اور کبھی شکوہ نہ کرتیں بلکہ خوشی کا اظہار ہوتا کہ الحمدللہ سب کھانا کھا بیٹھے ہیں-

والدہ صاحبہ کو خلافت سے گہری وابستگی تھی جون 1982ء میں خلافت رابعہ کا انتخاب تھا میں باہر سے کھیلتا ہوا گھر آیا اور نوعمری کی سمجھ کے مطابق حیرت سے امی سے پوچھنے لگا کہ اب کون خلیفہ منتخب ہوگا؟ تو والدہ صاحبہ نے بے اختیار کہا کہ اللہ بہتر جانتا ہے مگر میرے خیال میں تو میاں طاہر احمد صاحب ہی اس کے اہل ہیں- وہی خلیفۃ المسیح منتخب ہوں گے- اور پھر خدا تعالیٰ کی تقدیر نے بھی یہی فیصلہ صادر فرمایا-

والدہ محترمہ دعا گو خاتون تھیں پانچ وقتہ نمازوں میں اور چلتے پھرتے ہوئے بھی زیر لب کثرت سے ذکر الٰہی میں مصروف رہتی تھیں- اور کسی بھی مشکل وقت دعا میں لگ جاتی تھیں- کئی دفعہ اس بات کا اظہار کیا کہ نماز کے دوران مجھے نامعلوم مقام سے خوشبو کا جھونکا آتا ہے جو طبیعت میں اطمینان اور فرحت کا باعث بنتا ہے- اپنی بیماری کے آخری دنوں 60`61 سال کی عمر تک بھی ہر سال رمضان المبارک کے روزے اہتمام کے ساتھ رکھتی رہیں- اور سحری سے قبل نوافل سے لے کر بہت سارا وقت عبادات میں گزارتی تھیں- اور اپنے بچوں کو بھی اس بات کی تلقین کرتی تھیں- آپ کے مزاج میں لالچ یا خود غرضی بالکل نہیں تھی سادہ مزاج کی مالک تھیں ہمیشہ فضول اور بے مطلب گفتگو سے پرہیز کرتی تھیں- نمود و نمائش کی عادت نہ تھی-

اپنی عمر کا آخری وقت علالت میں ہی گزارا اور 14 مارچ 2001 کو اس عالم فانی سے رخصت ہو گئیں- خدا کے فضل سے نظام وصیت سے منسلک تھیں- آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور ایک بیٹی پیچھے چھوڑی ہے- احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اس نیک وجود کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کریں کہ اس وجود کے ثمرات اور فیوض آگے اولاد میں بھی دائمی طور پر جاری رہیں- آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 34209 میں محمد ادریس شاہد ولد محمد صادق صاحب قوم ارائیں پیشہ سوشل عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہیسن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-12-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- مکان واقع نمبر 80-79 محلہ ناصر آباد شرقی ربوہ رقبہ 19 مرلے جو ہم تین بھائیوں کے نام ہے مالیتی -/1000000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1500 جرمن مارک ماہوار بصورت سوشل مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد ادریس شاہد ولد محمد صادق صاحب ہیسن جرمنی گواہ شد نمبر 1 عبدالشکور اسلم خان ولد محمد ظہور خان جرمنی گواہ شد نمبر 2 عبدالسمیع ولد عبدالحق جرمنی

مسل نمبر 34210 میں ڈاکٹر فضل احمد ولد نبی احمد قوم کھوکھر پیشہ ریٹائرڈ عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہجکہ ڈاکخانہ بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زمین (رقبہ اول) واقع چاہ سنگی والا و چاہ سمندر کل رقبہ 15 کنال دس مرلے مالیتی -/358750 روپے- 2- زمین (رقبہ دوئم) واقع چاہ چوگو والا ضلع سرگودھا کل رقبہ 2 کنال مالیتی -/20000 روپے- 3- زمین (رقبہ دوئم) واقع چاہ جوگی والا ضلع سرگودھا کل رقبہ 1 کنال مالیتی -/5000 روپے- 4- زمین (رقبہ سوئم) واقع کنارہ دریائے جہلم ہجکہ کل رقبہ 4 کنال مالیتی -/15000 روپے- 5- زمین (رقبہ چہارم) دریا برد ہو چکی ہے کا رقبہ 17 کنال بنتا ہے- 6- مکان واقع ہجکہ رقبہ 7 مرلے مالیتی -/100000 روپے- 7- حویلی مویشیاں رقبہ 4 مرلے مالیتی -/20000 روپے- 8- شفاخانہ رقبہ 3 مرلے مالیتی -/30000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں- اور مبلغ -/10800 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد فضل احمد ولد نبی احمد ہجکہ گواہ شد نمبر 1 محمد لطیف ولد غلام محمد ہجکہ گواہ شد نمبر 2 پروفیسر اقبال احمد ولد ملک مبارک احمد ہجکہ

پانی احتیاط سے استعمال کریں

میٹھا پانی ضائع نہ ہونے دیں

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ضروری اعلان برائے لجنات

تمام مجالس ہائے لجنہ اماء اللہ پاکستان کی صدر صاحبان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ آئندہ عہدہ داران کے تقرر کی منظوری حاصل کرنے والی فہرست میں ہر عہدہ دار کا مکمل موجودہ پتہ (مردوں کے حوالہ کے ساتھ) درج کریں۔ یعنی والد یا شوہر کا نام لکھا ہو۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پاکستان)

واقفین و واقفات نو توجہ فرمائیں!

موسم گرما کی تعطیلات شروع ہو چکی ہیں تمام واقفین نو اور واقفات نو سے گزارش ہے کہ ان تعطیلات کے دوران اپنے ہوم ورک اور نصابی کتب کے علاوہ نصاب وقف نو، کتب سلسلہ، سیرۃ النبی ﷺ اور سیرۃ حضرت مسیح موعود کا مطالعہ جاری رکھیں نیز کلاسز وقف نو، نماز پنجگانہ کی ادائیگی، تلاوت قرآن کریم اور MTA سے بھرپور استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکالت وقف نو)

ضروری اعلان

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انسپکٹر الفضل جو ان دنوں ضلع راولپنڈی کے دورہ پر ہیں وہ فوری طور پر دفتری کام کے سلسلہ میں محترم مینیجر صاحب "الفضل" سے رابطہ کریں۔

سہ روزہ تربیتی پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے مختلف حلقہ جات میں سہ روزہ تربیتی پروگرام منعقد ہو رہے ہیں جن میں نماز تہجد، نماز باجماعت، تلاوت قرآن کریم با آواز بلند کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ علمی و ورزشی لیکچر، علمی و ورزشی مقابلہ جات، خیمہ جات اور کلو اجمیعاً کے پروگرام ہوتے ہیں۔ چند پروگراموں کی مختصر رپورٹ پیش ہے:-

مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق کا پروگرام 26 تا 28 مئی 2002ء منعقد ہوا 28 مئی کو اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان تھا۔ انہوں نے اعزاز پانے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور خدام کو نصائح کیں حاضری 200 سے زائد تھی۔

حلقہ طاہر آباد (ب) کا پروگرام 23 تا 25 مئی تک ہوا۔ اختتامی تقریب 25 مئی کو ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ تھے۔ انہوں نے انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ خدام نے دو خیمہ خوبصورتی سے سجائے۔ 132 حاضری رہی۔

حلقہ دارالفضل شرقی کا پروگرام 29 تا 31 مئی تک ہوا۔ 31 مئی کو اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب مہتمم مقامی ربوہ تھے۔ خدام نے دو خیمے خوبصورتی سے سجائے۔ دوصد سے زائد حاضری رہی۔

حلقہ ناصر آباد غربی کا پروگرام 7 تا 9 جون 2002ء تک ہوا۔ 9 جون کو اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں تھے انہوں نے تقسیم انعامات کے بعد حاضرین سے خطاب کیا۔ حاضری 120 رہی۔

حلقہ ڈاور کا پروگرام 12 تا 14 جون تک ہوا۔ 14 جون جمعہ کے بعد اختتامی تقریب ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم مہتمم صاحب مقامی ربوہ تھے۔

حلقہ گولبازار ربوہ کا پروگرام 13 تا 15 جون تک ہوا۔ 15 جون کو اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل تھے۔ انعامات کے بعد حاضرین سے خطاب کیا۔ اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کے مفید نتائج نکالے۔

درخواست دعا

مکرم فضل احمد شاہد کارکن دفتر الفضل تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد مکرم غلام محمد صاحب پنشنر مدرسۃ الحفظ ربوہ کا مورخہ 16 جون 2002ء بروز اتوار کو کان کا آپریشن ہوا ہے تکلیف کے ساتھ ضعف بہت ہے احباب سے مکمل شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

مکرم اللہ یار ناصر صاحب کارکن وکالت دیوان (شعبہ مربیان) لکھتے ہیں خاکسار کی بہو مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سرور صاحب کارکن نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پھیپھڑوں میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں تمام احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

مکرمہ عابدہ راشد بنت مکرم راشد کریم صاحب جو کہ مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب (کریم میڈیکل ہال فیصل آباد) کی پوتی اور مکرم حامد کریم صاحب مربی سلسلہ پولینڈ کی بھتیجی ہیں کی رخصتی ہمراہ مکرم عبدالروف باجوہ ابن مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب حال مقیم ہالینڈ کے مورخہ 29 مارچ 2002ء کو بخیر وعافیت سرانجام پائی۔ نکاح تین سال قبل مورخہ 18 دسمبر 1998ء کو ہوا تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور ثمر آور بنائے۔

ولادت

مکرم شیخ حارث احمد صاحب نائب وکیل صنعت و تجارت تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم شیخ خالد احمد صاحب اور مکرمہ وجیہہ بشریٰ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 14 جون 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ عزیزم وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضور انور نے ازراہ شفقت نام "قاسم احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود شیخ نصیر احمد صاحب آف راولپنڈی کا پوتا اور مکرم مرزا بشیر احمد صاحب صدر جماعت نوشہرہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نومولود کو نیک اور سچا خادم دین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم لقمان بشیر صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق لکھتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم احمد بشیر صاحب مقیم کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5 جون 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت "نوفل احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سلطان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ کا نواسہ اور مکرم محمد بشیر صاحب کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، والدین کیلئے قرۃ العین کا موجب اور خادم دین بنائے۔

بقیہ صفحہ 1

حمید صاحب 718 نمبر لے کر دوئم اور سامعہ وحید بنت ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب 716 نمبر لے کر سوئم رہیں۔ اردو میڈیم بوائز سیکشن میں 29 طلبہ امتحان میں شامل ہوئے سب فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے جبکہ 23 طلباء 70 فیصد سے زائد نمبر حاصل کرنے والے ہیں۔ عزیز احمد ابن چوہدری مشتاق احمد صاحب 721 نمبر لے کر اول آئے جبکہ ناصر محمود طاہر ابن محمد الطاف صاحب 719 نمبر حاصل کر کے دوئم اور آصف محمود ابن منظور احمد صاحب 715 نمبروں کے ساتھ سوئم رہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ طلباء اور ادارہ کی اس شاندار کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

میڈیکل اور ڈینٹل کالجز میں داخلہ کے خواہاں طلباء اور طالبات کے لئے ضروری اعلان

پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اسلام آباد نے قومی اخبارات میں منظور شدہ ادارہ جات کی فہرست شائع کرتے ہوئے لکھا تھا کہ طلباء و طالبات اور والدین کو ان کے مفاد میں مطلع کیا جاتا ہے کہ داخلہ سے قبل وہ متعلقہ میڈیکل/ڈینٹل کالج کے مستند ہونے کی حیثیت کو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل سے تصدیق کر لیں۔ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں اس وقت صرف مندرجہ ذیل میڈیکل/ڈینٹل کالجز پاکستان میڈیکل/ڈینٹل کونسل سے منظور شدہ ہیں:-

منظور شدہ میڈیکل اور ڈینٹل کالجز

1- کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج-لاہور
2- فاطمہ جناح میڈیکل کالج برائے خواتین-لاہور
3- علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور
4- آرمی میڈیکل کالج راولپنڈی
5- نشتر میڈیکل کالج ملتان
6- پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد
7- قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور
8- ڈی-مونٹمورینسی کالج آف ڈینٹسٹری-لاہور
9- ڈینٹل سیکشن نشتر میڈیکل کالج ملتان
10- ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی
11- سندھ میڈیکل کالج کراچی
12- لیاقت میڈیکل یونیورسٹی جامشورو
13- چانڈکا میڈیکل کالج لاڑکانہ
14- پیپلز میڈیکل کالج برائے طالبات-نواب شاہ
15- دی آغا خان یونیورسٹی میڈیکل کالج کراچی
16- خیبر میڈیکل کالج-پشاور
17- ایوب میڈیکل کالج-ایبٹ آباد
18- بولان میڈیکل کالج-کوئٹہ

عبوری طور پر منظور شدہ میڈیکل اور ڈینٹل کالجز

1- بقائی میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج کراچی
2- ہمدرد کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری کراچی
3- فاطمہ جناح ڈینٹل کالج-کراچی
4- گندھارا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز-پشاور
5- فرنٹیئر میڈیکل کالج-ایبٹ آباد
6- ڈینٹل سیکشن ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد
7- اسلامک انٹرنیشنل میڈیکل کالج راولپنڈی
8- ڈینٹل سیکشن بولان میڈیکل کالج-کوئٹہ
9- کراچی میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج-لاہور

فرسٹ پروفیشنل ایگزامینیشن کے لئے عبوری طور پر منظور شدہ میڈیکل اور ڈینٹل کالجز

1- جناح میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج-کراچی
2- سرسید کالج آف میڈیکل سائنسز برائے طالبات
3- لاہور میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج-لاہور

مزید تفصیلات کے لئے ایڈریس

ایڈیشنل سیکرٹری پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اسلام آباد فون 051-9266004

ویب سائٹ: www.pmdc.org.pk

(نظارت تعلیم)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
اکسیر نونہال
قابل اعتماد "بے بی ٹانک"
معدہ و جگر کی اصلاح کر کے غذا جزو بدن بناتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ بدھ	19-جون	زوال آفتاب	1-10
☆ بدھ	19-جون	غروب آفتاب	8-19
☆ جمعرات	20-جون	طلوع فجر	4-20
☆ جمعرات	20-جون	طلوع آفتاب	6-00

بس نہر اپر جہلم میں جاگری 50 مسافر ڈوب گئے

میر پور سے سرائے عالمگیر جانے والی بس کو سوموار کی شام پانچ بجے حادثہ پیش آیا لوگ بس کی چھت پر بھی سوار تھے۔قصبہ کنارا کے قریب پل پر سامنے سے آنے والی بس کو راستہ نہ دے سکی اور نہر اپر جہلم میں جاگری جس سے کم از کم 50 افراد ڈوب کر ہلاک ہوگئے ہیں کئی افراد لاپتہ اور زخمی ہیں۔بس کو کرین کی مدد سے نکالا گیا-28 لاشیں برآمد ہوگئی ہیں-باقیوں کی تلاش کے لئے پل پر جالا اور نہر کو بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے-

ووٹر لسٹوں میں پرانا حلف نامہ بحال

صدر جنرل پرویز مشرف نے انتخابی فہرستوں میں مذہب کا خانہ بحال کرتے ہوئے آرڈیننس جاری کردیا ہے جس کے نفاذ کے بعد دس دن کے اندر کسی بھی شخص کے غیر مسلم ہونے کے بارے میں ریوائزنگ اتھارٹی کو آگاہ کیا جائے گا اور ریوائزنگ اتھارٹی اس شخص کو 15 دن کے اندر اپنے پاس پیش ہونے کا نوٹس جاری کریگی جس میں وہ اپنے مذہب کی وضاحت کریگا- الیکشن آرڈر کی شق 7 میں دو ذیلی شقوں کا اضافہ کردیا گیا ہے-

افغان لویہ جرگہ میں شدید اختلافات

افغان لویہ جرگہ کابینہ اور پارلیمنٹ کی تشکیل کے سلسلہ میں شدید اختلافات کا شکار ہے۔-سینکڑوں مندوبین واک آؤٹ کر گئے- مندوبین نسلی بنیاد پر نشستوں کی تعداد میں اختلاف رکھتے ہیں- مندوبین نے کہا کہ اگر لویہ جرگہ پارلیمنٹ منتخب کرنے میں ناکام رہا تو پھر خانہ جنگی شروع ہوجائیگی-

پاکستان کی یقین دہانی سے جنگ ٹل گئی

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ہم نے پاکستان پر حملے کا فیصلہ کر لیا تھا- امریکی کوششوں اور پاکستان کی دراندازی نہ کرنے کی یقین دہانیوں کے باعث جنگ ٹل گئی ہے- ہم نے پاکستان سے جنگ نہ کرکے فتح حاصل کر لی ہے- پاکستان جب تک دراندازی اور دہشت گردی بند نہیں کرے گا-

گھی کی قیمتوں میں اضافہ

خوردنی تیل پر جنرل سیلز ٹیکس عائد ہونے کی وجہ سے گھی کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا گیا حالانکہ ٹیکس کا اطلاق یکم جولائی سے ہوگا- مختلف کمپنیوں نے تین سے پانچ روپے فی کلو اضافہ کر دیا ہے-

کرکٹ کی خبریں

☆ انگلینڈ نے ہوم ٹیسٹ سیریز میں سری لنکا کو دو صفر سے شکست دے کر سیریز جیت لی- تیسرے ٹیسٹ میں انگلینڈ کو صرف چھ اوورز میں 50 رنز کا ٹارگٹ ملا جو حاصل کر کے ٹیسٹ جیت لیا- دوسرا ٹیسٹ بھی انگلینڈ نے جیتا تھا جبکہ پہلا ٹیسٹ ڈرا ہوگیا تھا-

☆ پانچ ایک روزہ میچوں کی سیریز میں ویسٹ انڈیز نے نیوزی لینڈ کے خلاف 1-3 سے کامیابی حاصل کرلی-

☆ پاکستان میں سیکیورٹی کے مسائل کی وجہ سے آسٹریلیا کا دورہ پاکستان مشکوک ہو چکا ہے- کئی سینئر کھلاڑی پاکستان نہ آنے کا اعلان کر چکے ہیں-

اولمپکس میں افغانستان کی رکنیت بحال

اولمپکس میں افغانستان کی رکنیت کو بحال کر دیا گیا جو کہ طالبان حکومت کی عورتوں کے بارہ میں پالیسی کی وجہ سے 1996ء میں منسوخ کی گئی تھی-

پاکستان کی پہلی میجر جنرل خاتون

پاک فوج کی پہلی خاتون افسر بریگیڈیئر ڈاکٹر شاہدہ ملک کو ترقی دے کر میجر جنرل کا رینک دے دیا گیا- ان کے خاوند بھی میجر جنرل کے عہدہ پر کام کر رہے ہیں-

ملتان میں دہشت گردی تین ہلاک

تین مسلح موٹر سائیکل سواروں نے امام بارگاہ الحسینی نیو ملتان کے قریب فائرنگ کر کے تین کو ہلاک کر دیا- اس واقعہ سے علاقے میں خوف اور کشیدگی پھیل گئی ہے-

ڈاکٹر عبدالکلام کی واجپائی سے ملاقات

بھارت کے معروف ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالکلام نے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی سے ملاقات کی- ڈاکٹر عبدالکلام کو صدارتی امیدوار نامزد کیا گیا وہ اپنے کاغذات جمع کروا [illegible]

خبریں ورلڈ کپ فٹبال 2002ء

☆ امریکہ نے میکسیکو کو دو صفر سے ہرا کر کوارٹر فائنل کے لئے کوالیفائی کر لیا اور سب کو حیران کر دیا- ☆ برازیل نے بیلجیئم کو دو صفر سے ہرا دیا اور کوارٹر فائنل میں پہنچ گیا- سیمی فائنل کے لئے اب برازیل کا انگلینڈ سے مقابلہ ہو گا- ☆ برازیل کو اس ورلڈ کپ کے لئے فیورٹ ٹیم قرار دیا جا رہا ہے- برازیل نے اب تک اس ورلڈ کپ میں کوئی میچ نہیں ہارا-

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61